فون نمبر ۴۹ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily

ALFAZL

RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۲۳ اخاء ۱۳۴۳ ہش ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۸۴ھ ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۴۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۲ اکتوبر بوقت ۹ بجے صبح

آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں تمہیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ تم ہرگز ہرگز اپنی ہمدردی کے دائرہ کو محدود نہ کرو

تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرو اور کسی قوم اور کسی فرد کو بھی الگ نہ رکھو

"یاد رکھو کہ ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت ہی وسیع ہے۔ میں اُن لوگوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا اور نہ ان کی ایسی تعلیم کو پسند کرتا ہوں جو ہمدردی کو صرف اپنی قوم تک ہی محدود کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اپنی قوم سے ہمدردی کرنی چاہیئے غیر قوم سے ہرگز ہمدردی نہیں کرنی چاہیئے میں تو کہتا ہوں کہ اپنی قوم اور غیر قوم سے برابر ہمدردی کرنی چاہیئے اور کسی قوم اور کسی فرد کو الگ نہیں رکھنا چاہیئے میں آجکل کے بعض جاہلوں کی طرح یہ کہنا نہیں چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو نہیں نہیں میں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق کی ہمدردی کرو خواہ وہ کوئی ہو، ہندو ہو، عیسائی ہو یا کوئی اور۔ میں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں۔ وہ تو اس امر کو بھی جائز رکھتے ہیں کہ دوسرے کا مال زبردستی یا چوری سے یا جس طرح ہو سکے لے لیا جاوے (ایسے لوگوں نے) ہر قسم کے جور و ظلم کو دوسرے لوگوں پر حلال جان لیا ہے۔ بلکہ اُن میں بعض اس قسم کے خیالات بدیہی رکھتے ہیں کہ اگر ایک شیر سے کے مٹکے میں ہاتھ ڈالا جائے اور پھر اس کو تلوں میں ڈال کر تل لگائے جائیں تو جس قدر تل اس کو لگ جاویں اس قدر دھوکہ اور فریب دوسرے لوگوں کو دے سکتے ہیں۔ اُن کی ایسی بیہودہ اور خیالی باتوں نے بہت نقصان پہنچایا ہے اور انکو قریباً وحشی اور درندہ بنا دیا ہے مگر میں تمہیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ تم ہرگز ہرگز اپنی ہمدردی کے دائرے کو محدود نہ کرو۔ بلکہ اپنی ہمدردی کے لئے اس تعلیم کی پیروی کرو جس کے اللہ تعالیٰ نے تین مراتب بیان فرمائے ہیں یعنی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی اوّل۔ سب سے چھوٹی نیکی عدل کو قرار دیا ہے یعنی جو شخص تم سے نیکی کرے تم بھی اس کے ساتھ ویسی ہی نیکی کرو یعنی نیکی کرنے میں عدل کو ملحوظ رکھو۔ پھر دوسرا درجہ یہ ہے کہ تم اس سے بڑھکر اس کے ساتھ نیکی کرو۔ اس درجہ کا نام احسان ہے۔ اگرچہ یہ درجہ عدل سے بڑھا ہوا ہے اور بڑا خوبی اور نیکی کا کام ہے مگر اس میں بھی ایک نقص ہے کہ کبھی احسان کرنے والے کے دل میں ریا، خود بینی رہ سکتا ہے بلکہ ممکن ہے کہ کبھی نہ کبھی احسان کرنے والا اپنا احسان جتلا بھی دے کہ میں نے تیرے ساتھ فلاں نیکی اور احسان کیا ہے مگر ان سب سے بڑھ کر ایک اور یعنی تیسرا درجہ ہے جس کا نام اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی ہے اس میں ریا، خود بینی، تجبر اور منّ (احسان جتلانا) کا نام و نشان بھی نہیں ہوتا۔ وہ یہ ہے کہ انسان اپنے فطری جوش اور محبت ذاتی اور طبعی خواہش کے رنگ میں احسان کرے جیسے ماں اپنے بچے کی پرورش کرتی ہے ... پس اگر تم پورا نیک بننا چاہتے ہو تو اپنی نیکی کو اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی کے درجہ تک پہنچاؤ۔ اس طریق پر نیکی کیا کرو کہ طبعی مرتبہ تک اسکو پہنچا دو۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۴ء)

اخبار احمدیہ

— • نظارت اصلاح و ارشاد میں یہ شکایت موصول ہوئی ہے کہ بعض احباب اخبار الفضل کے پرچے ردّی میں فروخت کر دیتے ہیں۔ ایسے احباب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ الفضل دینی اور دنیوی ہر لحاظ سے قیمتی اور قابل قدر ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک تقریر میں فرمایا تھا کہ ایک وقت ایسا آنے والا ہے کہ ضرورت پڑنے پر الفضل کا پرچہ ایک ہزار روپیہ میں بھی نہیں ملے گا۔ احباب جماعت احمدیہ کو اس کے فائل جلد کروا کر محفوظ رکھنے چاہئیں تا کہ آئندہ نسلوں کے بھی کام آئیں۔ میں اس اعلان کے ذریعہ احباب کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ الفضل کے فائل محفوظ رکھیں اور ردّی میں فروخت نہ کیا کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

— • ربوہ کی آب و ہوا کے لحاظ سے موجودہ ایام درخت کاری کے لئے بڑے موزوں ہیں لہٰذا ربوہ کے مقامی احباب کی خدمت میں میری التماس ہے کہ وہ ان ایام میں زیادہ سے زیادہ سایہ اور پھل دار پودے لگا کر عند اللہ ماجور ہوں امید ہے اراکین انصار اللہ خصوصیت سے اس طرف توجہ فرما کر دوسروں کے لئے بھی تحریک کا موجب بنیں گے۔ (قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

— • قیادت ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے زعماء کرام مجالس انصار اللہ کی خدمت میں جو فارم خانہ پُری کے لئے بھجوایا گیا ہے وہ راہ مہربانی جلد از جلد واپس فرمایا جائے۔ ابھی تک بہت کم مجالس نے یہ فارم واپس بھجوایا ہے۔ (قائد ایثار)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ - اکتوبر ۱۹۶۲ء

اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے سے دُنیا جنّت بن سکتی ہے

(قسط ۔۔)

اقوام متحدہ کے خبرنامہ کے مقالہ میں جس کا کچھ حصہ ہم نے گزشتہ قسط میں نقل کیا ہے۔ آخر میں کہا گیا ہے کہ

"اب جبکہ اقوام متحدہ کی زندگی کا بیسواں سال شروع ہونیوالا ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ وجود میں آنے کے وقت کی طرح آج بھی اس نصب العین کو حاصل کرنے میں وہ انسان کے لئے مؤثر ترین آلہ کار ہے"۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اقوام متحدہ جیسی تنظیم دنیا میں امن کے قیام کے لئے نہایت ضروری ہے اور ایسی تنظیم کا عالمی جنگوں کے نتیجہ میں وجود میں آنا اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ انسان جنگوں کی تباہ کاریوں سے گھبرا گیا ہے اور مختلف اقوام کا باہم لڑائی پر تلے رہنا دنیا کے لئے سخت خطرے کا باعث ہے اس لئے یہ تنظیم جس نیت سے قائم کی گئی ہے وہ ایک اصلیت رکھتی ہے اور اس کو ہم محض معمولی انجمن سازی کا عذر نہیں کہہ سکتے۔

ادارہ اقوام متحدہ نے بیس سالوں میں جو کام کیا ہے اگرچہ بعض اقوام کی خود غرضی اور طاقت کی حرص نے اس کو گہنا دیا ہوا ہے تاہم اس کے باوجود ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس کا وجود نہ ہونے کے مقابلہ میں بہتر ہے۔ پھر جہاں تک عقل اور مادی نقطۂ نظر کا تعلق ہے یہ ادارہ اگر صحیح نتائج پر نہیں پہنچا ہو یہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس ادارے نے دنیا میں امن کے قیام کے بارے میں غور کیا ہے اور بعض معاملات میں اچھا کام کیا ہے اور کر رہی ہے لیکن یہ ادارہ اس وقت تک صحیح کام نہیں کر سکتا جب تک محض مادی خوشحالی کے حدود سے بڑھ کر انسانی زندگی کی حقیقی خوشحالی کی بنیاد پر اس کو استوار نہ کیا جائے۔ اور ایسی بنیاد صرف مذہب ہی ہو سکتا ہے۔

اس ضمن میں ادارہ ہذا جو موجودہ حالات میں کام کر سکتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ ایک ایسا بے رو و رعایت سٹیج بھی قائم کرے۔ جہاں سے مذاہب کے بنیادی پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے۔ اس کے لئے لازمی ہے کہ ایک ایسی کمیٹی بنائی جائے جو ایسے سٹیج کا انتظام کرنے کے علاوہ تحقیقات مذاہب عالم کا ایک ادارہ کا شعبہ بھی کھولے جس میں ہر مذہب کے چیدہ چیدہ اہل علم حضرات اپنے اپنے مذہب کے وہ اصول مشہور زبانوں میں تحریر کریں جو دنیا میں امن کے قیام کے لئے ان کے مذہب میں موجود ہوں اور یہ تحریریں چھوٹے چھوٹے پمفلٹوں کی صورت میں شائع کر کے تمام دنیا میں پھیلائی جائیں۔

ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اقوام متحدہ کی موجودہ تنظیم اخلاقی اقتدار سے مبرا ہے اور اس لئے اس کو مذاہب سے کوئی تعلق نہیں۔ مذہب انسان کی فطرت میں ہے اور خواہ انسان کتنا بھی دہریہ کیوں نہ ہو جائے مذہب سے بالکل الگ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر ایسا ہو جاتے تو دنیا یکدم فنا ہو جائے۔ جس طرح انسان نے خطرناک اسلحہ میں ترقی کی ہے اگر اخلاقی اقدار دوسرے الفاظ میں اگر مذہب کی روک نہ ہوتی تو دنیا کبھی کی تباہ ہو چکی ہوتی۔ انسان کے اندر ایک ایسی چیز موجود ہے جس کو دبایا تو جا سکتا ہے مگر بالکل فنا نہیں کیا جا سکتا اور وہ چیز ضمیر ہے۔ کتنا بھی کوئی انسان شقی القلب کیوں نہ ہو جائے یہ ابھرنے کی کوشش جاری رکھتی ہے اور جب موقعہ پاتی ہے کامیاب بھی ہو جاتی ہے مگر ناکام کوشش کی صورت میں بھی یہ اپنا کام کرتی رہتی ہے۔ ورنہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے آج دنیا فنا ہو چکی ہوتی۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کی موجودہ ضمیر صدیوں سے مختلف مذاہب کے زیر اثر پروان چڑھتی چلی آئی ہے اور اب غیر محسوس طور پر اتنی مضبوط ہو چکی ہے کہ انسانی حرص و ہوا کے طوفان بھی اس کو ختم نہیں کر سکے۔ گو اس کو دبا سکتے ہیں۔ اس لئے اس کو بیرونی مدد کی ضرورت رہتی ہے۔

اقوام متحدہ کی تنظیم دراصل اسی طاقت غیبی کا کارنامہ ہے۔ انسان کی فطرت میں بدی اور نیکی قبول کرنے کی صلاحیت ازلی ہے انسان اکثر بدی کی طرف مائل ہو کر اپنے آپکو خطرہ میں ڈالتا چلا آیا ہے مگر زندگی کی بنیاد صرف مادی اسباب پر نہیں اس کی بنیاد بعض غیر مرئی اور غیر محسوس مابعد الطبیعاتی حقائق پر ہے جو ازلی اور ابدی حیثیت رکھتے ہیں اور یہ ازلی اور ابدی حقائق ایک مرکزی طاقت پر قائم ہیں جس کو مذہب کی زبان میں خدا تعالےٰ کہا جاتا ہے۔ یہی وہ ہستی ہے جو انسان کو بچائے چلی جاتی ہے۔ یہ غیبی ہاتھ ہے جو دراصل اس تمام کائنات میں کارفرما ہے۔ انسان عقل کے گورکھ دھندوں اور مادی طوفان میں گھر کر اس سے غافل ہو جاتا ہے تو یہ ہاتھ کھلم کھلا اس کی مدد کے لئے آگے آتا ہے۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

"انسانی فطرت ایک ایسے درخت کی طرح واقع ہے جس کے ایک حصّہ کی شاخیں نجاست اور پیشاب کے گڑھے میں غرق ہیں اور دوسرے حصّے کی شاخیں ایک ایسے حوض میں پڑتی ہیں جو کیوڑہ اور گلاب اور دوسری لطیف خوشبوؤں سے پُر ہے اور ہر ایک حصّے کی طرف سے جب کوئی ہوا چلتی ہے تو بدبو یا خوشبو کو جیسی کہ صورت ہو پھیلا دیتی ہے اسی طرح نفسانی جذبات کی ہوا بدبو ظاہر کرتی ہے اور رحمانی نفحات کی ہوا پوشیدہ خوشبو کو پیرایۂ ظہور و بروز پہناتی ہے۔ پس اگر رحمانی ہوا کے چلنے میں جو آسمان سے اُترتی ہے روک ہو جائے تو انسان نفسانی جذبات کی تند و تیز ہواؤں کے ہر طرف سے طمانچے کھا کر اور ان کی بدبوؤں کے نیچے دب کر ایسا خدائے تعالیٰ سے منہ پھیر لیتا ہے کہ شیطان مجسّم بن جاتا ہے اور اسفل السافلین میں گرایا جاتا ہے اور کوئی نیکی اس کے اندر نہیں رہتی اور کفر اور معصیت اور فسق و فجور اور تمام رذائل کے زہروں سے آخر ہلاک ہو جاتا ہے اور زندگی اس کی جہنمی ہوتی ہے اور آخر مرنے کے بعد جہنم میں گرتا ہے اور اگر خدا تعالیٰ کا فضل دستگیر ہو اور نفحات الہیہ اس کے صاف اور معطّر کرنے کے لئے آسمان سے چلیں اور اس کی رُوح کو اپنی خاص تربیت سے دمبدم نورانیت اور تازگی اور پاک طاقت بخشیں تو وہ طاقت بالا سے قوت پا کر اس قدر اوپر کی طرف کھینچا جاتا ہے کہ فرشتوں کے مقام سے بھی اوپر گزر جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ انسان میں نیچے گرنے کا بھی مادہ ہے اور اوپر اٹھائے جانے کا بھی۔ اور کسی نے اس بارے میں سچ کہا ہے ؎

حضرت انساں کہ حد مشترک را جامع است
می تواند شد مسیحا مے تواند خر شدن

لیکن اس جگہ مشکل یہ ہے کہ نیچے جانا انسان کے لئے سہل امر ہے گویا ایک طبعی امر ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو ایک پتھر اوپر کو بہت مشکل سے جاتا ہے اور کسی دوسرے کے زور کا محتاج ہے لیکن نیچے کی طرف تو خود بخود گر جاتا ہے اور کسی کے زور کا محتاج نہیں۔ پس انسان اوپر جانے کے لئے ایک زور آور ہاتھ کا محتاج ہے۔ اسی حاجت نے سلسلہ انبیاء اور کلامِ الٰہی کی ضرورت ثابت کی ہے اگرچہ دنیا کے لوگ سچے مذہب کے پرکھنے کے معاملہ میں ہزارہا پیچ در پیچ مباحثات میں پڑ گئے ہیں اور پھر بھی کسی منزلِ مقصود تک نہیں پہنچے لیکن سچ بات یہ ہے کہ جو مذہب انسانی نابینائی کے دور کرنے اور آسمانی برکات کے عطا کرنے کے لئے اس حد تک کامیاب ہو سکے جو اسکے پیرو کی عملی زندگی میں خدا کی ہستی کا اقرار اور نوعِ انسان کی ہمدردی کا ثبوت نمایاں ہو وہی مذہب سچا ہے اور وہی ہے جو اپنے سچے پابند کو اس منزلِ مقصود تک پہنچا سکتا ہے جس کی اسکی روح کو پیاس لگا دی گئی ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۷)

(جاری)

بارش ہے رحمتوں کی فلک پر تُلی ہوئی
بادِ صبا ہے آبِ بقا سے دُھلی ہوئی
سانس اس میں ہے مسیحِ زماں کی گھلی ہوئی
ہر قطرہ میں صحیفۂ دلبر لکھا ہوا
ہر ذرّہ میں کتابِ مقدّس کھلی ہوئی
بطنِ زمیں نے دفن خزانے اُگل دیئے
بارش ہے رحمتوں کی فلک پر تُلی ہوئی

79

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کی کتب میں سے

چند ضروری اور مفید حوالہ جات

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

گزشتہ دنوں خاکسار نے مسئلہ ختم نبوت کی مزید تحقیق کے سلسلہ میں حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانیٔ مدرسہ دیوبند کی دستیاب ہونے والی جملہ کتب کا بالاستیعاب مطالعہ کیا۔ جو حوالہ جات خاتمیت محمدیہ کی تشریح اور وضاحت سے متعلق تھے وہ سب ترتیب سے ایک مضمون کی صورت میں ماہنامہ الفرقان (اکتوبر ۱۹۶۲ء) میں شائع کر دیئے گئے ہیں۔ یہ مقالہ ایک پمفلٹ (افادات قاسمیہ) کی صورت میں مکتبہ الفرقان ربوہ کی طرف سے علیحدہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

خاتمیت کے مضمون کے علاوہ جتنے مفید حوالہ جات اس مطالعہ میں معلوم ہوئے ہیں (گو ان میں سے بعض پہلے بھی معلوم تھے) میں انہیں ذیل میں احباب کے فائدہ کے لئے اس جگہ شائع کر رہا ہوں۔ یاد رہے کہ جناب مولانا محمد قاسم صاحب (المتوفی ۱۲۹۷ھ) ایک بارسوخ عالم دین تھے۔ دیوبندیوں کے ہاں انہیں بہت بڑا درجہ حاصل ہے۔ بعض لوگ تو انہیں اپنے وقت کا مجدد قرار دیتے ہیں۔ ان کے حوالہ جات دیوبندی خیالات کے لوگوں پر بہرحال حجت ہیں۔

(۱) توفی کے معنے

غیر احمدی علماء توفی کے معنوں میں اختلاف کیا کرتے ہیں۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ توفی کے معنے بھر لینے کے ہیں۔ اور پھر اس سے استدلال کیا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح ؑ کی توفی سے مراد یہ ہے کہ آپ کو جسم سمیت آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ جناب مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی نے اپنے رسالہ جمال قاسمی میں توفی کے معنوں کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ:

"مضمون توفی جبھی چسپاں ہو سکتا ہے جبکہ کوئی چیز نکال لی جائے اور یہ بات یہاں (آیت والذین یتوفون میں ناقل) اسی وقت صحیح ہوتی ہے۔ جب روح کو بدن سے نکال باہر کیجئے۔ کیونکہ الذین کا مصداق آیت والذین یتوفون میں وہی ہے اور نیز وہ نہ ہو تو جسم ہو اور ظاہر ہے کہ جسم مورد توفی وقت مرگ نہیں ہوتا اس لئے یہی کہنا پڑتا ہے کہ روح کو ایسے لوگوں کے اپنے جسم سے وہ علاقہ نہیں رہتا۔ جو وقتِ حیات تھا۔"

(جمال قاسمی صفحہ ۱۲ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ذی الحجہ ۱۳۱۹ھ)

پس معلوم ہوا کہ توفی سے مراد موت ہے یا روح کے جسم سے کھینچ لینے کے معنے ہیں۔ اور بہرصورت وفاتِ مسیح ثابت ہے۔

(۲) حضرت عیسیٰ ؑ وفات پا گئے

جناب مولوی محمد قاسم صاحب نے شاہجہانپور کے مباحثہ میں فرمایا تھا کہ اس وقت جس طرح حضرت موسےٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اسی طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی فوت ہو چکے ہیں دونوں زندہ نہیں ہیں۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب کے الفاظ ذیل کتاب مباحثہ شاہجہانپور مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی میں موجود ہیں فرمایا۔

"اس زمانہ میں اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی موجود ہوتے تو ان کو بھی ناچار رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم ہی کا اتباع کرنا پڑتا۔" (مباحثہ شاہجہانپور صفحہ ۳۳)

گویا مولوی صاحب مرحوم نے حدیث نبوی لوکان موسیٰ وعیسیٰ حیّین لما وسعھما الا اتباعی کا ترجمہ فرمایا ہے۔

پھر آپ نے اپنی دوسری کتاب لطائف قاسمیہ میں بھی تحریر فرمایا ہے کہ:

"حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر جس قدر انبیاء ہوئے وہ سب مر گئے۔ جس قدر بادشاہ اس زمانہ سے پہلے ہوئے وہ سب مر گئے۔ بزور دین کوئی چھوڑتا تو انبیاء چھوڑتے اور بزور دنیا کوئی بچتا تو بادشاہ بچتے۔" (لطائف قاسمیہ مطبوعہ ۱۳۰۸ھ ہجری صفحہ ۲۱)

(۳) لفظ ابن اللہ کا بطور پیار مجازی استعمال

جناب مولوی محمد قاسم صاحب نے اپنی کتاب حجۃ الاسلام میں اس امکان کو تسلیم کیا ہے کہ کسی نبی یا ولی نے بطور پیار اللہ تعالےٰ کو باپ کہہ دیا ہو یا اللہ تعالےٰ نے اظہارِ محبت کے طور پر مجازاً کسی نبی یا ولی کو بیٹا کہہ دیا ہو مگر اسے حقیقت پر محمول کرنا جائز نہیں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ:

"ہو سکتا ہے کہ جیسے رعیت کے لوگ اپنے حاکموں اور بادشاہوں کو بوجہ مزید التفات ماں باپ کہہ دیا کرتے ہیں۔ اور بادشاہ اور حاکم ان کو فرزندی کا خطاب دے دیا کرتے ہیں ایسے ہی اگر گاہ و بے گاہ کسی بزرگ نبی ولی نے خدا تعالےٰ کو ماں باپ کہہ دیا ہو یا خداوند تعالےٰ نے کسی اپنے اچھے بندے کو جیسے انبیاء اولیاء فرزند کہہ دیا تو اس کے بھی یہ معنے ہونگے کہ خدا تعالےٰ ان بزرگوں پر مہربان ہے۔ حقیقی ابوت یا بنوت ایسی جا پر سمجھ لینا اور خدا تعالےٰ کو حقیقی باپ اور ان کو حقیقی بیٹا سمجھنا سخت بے جا ہو گا۔"

(حجۃ الاسلام صفحہ ۴۲ شائع کردہ مکتبہ رحیمیہ دیوبند)

حقیقت اور مجاز کے بارے میں ٹھوکر کھانے والے علماء کے لئے یہ عبارت مشعل راہ ہے۔

(۴) نصاریٰ درحقیقت حضرت عیسیٰ ؑ سے محبت نہیں کرتے

حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نے ایک نہایت لطیف بات بیان فرمائی ہے لکھتے ہیں:-

"نصاریٰ جو دعوے محبت حضرت عیسےٰ علیہ السلام کرتے ہیں تو حقیقت میں ان سے محبت نہیں کرتے۔ کیونکہ دارومدار ان کی محبت کا خدا کے بیٹا ہونے پر ہے۔ سو یہ بات حضرت عیسےٰ میں تو معلوم۔ البتہ ان کے خیال میں تھی۔ اپنی تصویر خیالی کو پوجتے ہیں اور اسی سے محبت رکھتے ہیں۔ حضرت عیسےٰ کو خداوند کریم نے ان کی واسطہ داری سے برطرف رکھا۔ ایسے ہی شیعہ بھی اپنی خیالی تصویر سے محبت کرتے ہیں۔ ائمہ اہل بیت سے محبت نہیں کرتے۔ بس محبت پر محبان قدر شناس کو دشمن اہل بیت سمجھنا ایسا ہی ہے۔ جیسے نصاریٰ بزعم خود رسول اللہ صلعم اور ان کی امت کو دشمن عیسےٰ ؑ سمجھتے ہیں۔"

(ہدیۃ الشیعہ صفحہ ۲۴۵ مطبع فیض منبع ہاشمی)

اس عبارت کو مدنظر رکھنے سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں ان علماء کی مغالطہ دہی کا واضح طور پر ازالہ ہو جاتا ہے جو عوام کو آئے دن مغالطہ دیتے رہتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب ؑ نے حضرت عیسےٰ ؑ کی توہین کی یا ان کے لئے کوئی سخت لفظ استعمال فرمائے ہیں یا حضرت امام علی یا حضرت امام حسین علیہما السلام کی ہتک کی ہے۔

حقیقت یہی ہے کہ حضرت مسیح بطور نبی و رسول ہر مسلمان بالخصوص احمدیوں کے نزدیک قابل صد احترام ہیں۔ لیکن عیسائیوں کا جو نقطۂ نگاہ ہے اس کے لحاظ سے ان کے مسلمات ذکر کرنے سے صرف ان کے عقیدہ کا اظہار مقصود ہوتا ہے نہ کہ اصل مسیح کی ہتک یا توہین کرنا مدنظر ہوتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جن لوگوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں نصاریٰ سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے وہی اس حقیقت کو پوری طرح جانتے ہیں۔ بہرحال یہ حوالہ بھی بڑا مفید اور ضروری ہے۔

(۵) انبیاء ہندوستان

احمدیت کا ایک امتیازی عقیدہ یہ ہے کہ ہر قوم میں اللہ تعالےٰ نے نبی مبعوث فرمائے ہیں۔ اسی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت کرشن کو نبی قرار دیا ہے۔ عام غیر احمدی علماء اس پر معترض ہوتے ہیں۔ حضرت مولوی محمد قاسم صاحب کا حوالہ ملاحظہ ہو فرماتے ہیں:-

"قرآن شریف میں ارشاد ہے وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر جس کے یہ معنی ہیں کہ کوئی امت یعنی گروہ عظیم ایسی نہیں جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔ پھر کیونکر کہہ دیجئے کہ اس ولایت ہندوستان میں جو ایک عریض وطویل ولایت ہے کوئی ہادی نہ پہنچا ہو۔ کچھ عجب ہے کہ جن کو ہندو صاحب اوتار کہتے ہیں۔ اپنے زمانہ کے نبی یا ولی یعنی نائب نبی ہوں۔ دوسرے قرآن شریف میں یہ بھی ارشاد ہے منھم من قصصنا علیک ومنھم من لم نقصص علیک۔ جس کا حاصل

یہ ہے کہ بعض انبیاءؑ کا قصہ تو ہم نے تم سے بیان کر دیا ہے اور بعضوں کا قصہ بیان نہیں کیا سو کیا عجب کہ انبیائے ہندوستان بھی ان نبیوں میں سے ہوں جن کا تذکرہ آپ سے نہیں کیا گیا۔"

(مباحثہ شاہجہان پور صفحہ ۳۱)

اس عبارت میں جناب بانیٔ دیوبند نے امکاناً حضرت کرشنؑ کے نبی ہونے کو تسلیم کیا ہے۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صراحت کے بعد تو بہت سے محققین نے اسے پوری طرح مان لیا ہے۔

۶۔ حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی تشریح

جناب مولوی محمد قاسم صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ

"علاوہ بریں قصد ایں ارشاد (من کنت مولاہ فعلی مولاہ ناقل) ایں است کہ حضرت سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم علی را بجائے فرستادہ بودند بعضے ہمراہیان از او شاں در بعضے کارہا آزردہ، شکایت بخدمت حضرت سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم رسانیدند، چوں شکایت شاکیاں بوجہ غلط فہمی و ناقدر شناسی حضرت علی بود حضرت سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرمودند من کنت مولاہ یعنی ہر کہ من محبوب اویم علی نیز محبوب او باشد، بایں ارشاد شکایت از دل ہمراہیاں زائل شد۔"

(رسالہ فیوض قاسمیہ صفحہ ۱۴-۱۵)

آپ نے اس جگہ واضح فرمایا ہے کہ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کی دلداری اور ان پر اعتراض کرنیوالوں کے اعتراض کو دور کرنے کے لئے حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرمائی ہے تاکہ لوگوں کے دل سے خلش دور ہو جائے۔ چنانچہ یہ مقصد اسی وقت حاصل ہو گیا۔ اس کو حضرت علیؓ کی خاص فضیلت سمجھنا غلطی ہے۔

۷۔ نبی اجتہادی غلطی کر سکتا ہے

جناب بانیٔ مدرسہ دیوبند تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"حضرت داؤد سے جو بالاتفاق نبی ہیں اور معصوم ہیں اجتہاد میں غلطی ہوئی۔"

(ہدیۃ الشیعہ صفحہ ۲۴۸)

پھر اسی کتاب میں دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ:۔

"کسی مقدمہ خاص میں معصوم سے غلطی فہم ہونی اور غیر معصوم سے نہ ہونی کچھ محال نہیں۔۔۔۔ کھیتی کے معاملہ میں حضرت داؤدؑ کا غلطی کھانا حالانکہ نبی ہو چکے تھے اور حضرت سلیمانؑ کا حق بات کا سمجھ جانا حالانکہ جب تک نہ نبی ہوئے تھے نہ موافق اصطلاح شیعہ امام تھے اس دعوے کے لئے دلیل کافی ہے۔"

(ہدایۃ الشیعہ صفحہ ۲۷۳)

گویا جناب مولوی صاحب کا عقیدہ تھا کہ نبی کو اجتہادی غلطی لگ سکتی ہے بلکہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ کسی خاص معاملہ میں غیر نبی کو بات سمجھ آ جائے اور نبی پر بات واضح نہ ہو سکے۔

۸۔ ہر نبی کے لئے نئی شریعت لانا ضروری نہیں

حضرت مولوی محمد قاسم صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ

"یہ بات تو انبیاء میں سے بھی کسی کسی کو میسر آئی ہے کہ نئی شریعت لائے اور پہلے احکام بدل جائیں۔ بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰؑ کے بعد حضرت عیسیٰؑ تک جتنے نبی ہوئے سب توراۃ ہی پر عمل کرتے رہے۔"

(ہدیۃ الشیعہ صفحہ ۲۵)

پس ثابت ہوا کہ بہت سے نبی بغیر نئی شریعت کے آئے تھے وہ موسوی شریعت پر عمل کرانے کے لئے آئے تھے۔

۹۔ غیر نبی کے لئے لفظ مرسل کا اطلاق

حضرت مولوی محمد قاسم صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ

"مرسلین، کلام اللہ کی اصطلاح کے موافق فقط پیغمبر ہی کو نہیں کہتے بلکہ جو خدا کے احکام پہنچائے پیغمبر ہو یا نائب پیغمبر۔ چنانچہ سورہ یاسین میں جو انا الیکم مرسلون ہے اس سے نائبیان حضرت عیسیٰؑ مراد ہیں۔ حالانکہ وہ نبی نہ تھے نائب نبی تھے۔"

(ہدیۃ الشیعہ صفحہ ۱۳۱)

گویا قرآن مجید میں لفظ مرسل اپنے وسیع معنوں میں استعمال ہوا ہے اور اس کا اطلاق نبی اور غیر نبی پر ہوا ہے۔

۱۰۔ ایک عجیب خواب

حضرت مولوی صاحب موصوف کی سوانح عمری میں لکھا ہے کہ:۔

"جناب مولوی صاحب نے ایامِ طفلی میں یہ خواب دیکھا تھا کہ گویا میں اللہ جل شانہ کی گود میں بیٹھا ہوا ہوں۔"

(سوانح عمری مولانا محمد قاسم صاحب صفحہ ۳
مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱۸۹۷ء)

کیا فرماتے ہیں علمائے دیوبند اس خواب کے بارے میں؟

۱۱۔ رضی اللہ عنہ کا استعمال

جناب مولوی صاحب موصوف کی سوانح عمری میں لکھا ہے کہ

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی اور مولوی احمد علی صاحب سہارنپوری کی تاریخ وفات نکالی گئی جو یہ تھی

"رضی اللہ عنہما دائما"

(سوانح عمری مولانا محمد قاسم صاحب صفحہ ۳۲)

یہ حوالہ سوچنے والے علماء کے لئے لمحہ فکریہ ہے جو آئے دن کہتے رہتے ہیں کہ صحابہؓ کے سوا کسی کے لئے رضی اللہ عنہ کا لفظ استعمال نہیں ہو سکتا۔ سوال یہ ہے کہ پھر مولوی محمد قاسم صاحب اور مولوی احمد علی صاحب کے لئے "رضی اللہ عنہما دائما" کیوں استعمال کیا گیا ہے؟

۱۲۔ مکاشفات بھی صحت حدیث معلوم کرنیکا ذریعہ ہیں

جناب مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی علیہ الرحمتہ کے ذکر پر تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"آپ نے فرمایا کہ اس جوان کے مکاشفہ کی صحت حدیثِ معلوم سے معلوم ہوئی اور حدیثِ مذکور کی صحت اس کے مکاشفہ سے معلوم ہوئی۔"

(آبِ حیات صفحہ ۴۷)

اولیاء اللہ کا یہی طریق ہے وہ خشک علماء کی طرح صرف سند ظاہری پر ہی انحصار نہیں رکھتے تھے۔

۱۳۔ حدیث لولاک لما خلقت الافلاک کی صحت

حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"عجب نہیں جو روایت لولاک لما خلقت الافلاک صحیح ہو کیونکہ اس کا مضمون صحیح ہی معلوم ہوتا ہے۔"

(آبِ حیات صفحہ ۲۴۶)

آپ ایک روحانی عالم تھے اس لئے آپ کی نگاہ روائت کے مضمون پر تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام پر الہام نے کھول دیا کہ فی الواقع یہ حدیث قدسی ہے۔ اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔

۱۴۔ قطعی کافر کون ہے؟

حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"اپنے خیالِ ناقص میں قطعی کافر تو وہی ہے جس کو خدا تعالےٰ نے قرآنِ مجید میں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبانِ مبارک سے کافر فرمایا۔"

(فیوض قاسمیہ صفحہ ۳۴)

یہ موقف نہایت صحیح ہے اور یہی وہ طریق ہے جس سے علماء کی کفر سازی کی مشین بند کی جاسکتی ہے۔ ورنہ ہر شخص دوسرے کو کافر کہتا پھرتا ہے۔ خدا اور رسولؐ کے ارشاد کے بغیر کسی کو کافر کہنا ہرگز درست نہیں۔

۱۵۔ سب انبیاء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں

حضرت مولوی محمد قاسم صاحب کے قصائد کا مجموعہ بھی شائع ہوا ہے جس کا نام قصائد قاسمی ہے اس میں نعتِ نبوی میں ایک نہایت لطیف شعر ہے لکھتے ہیں

؎ جو انبیاء ہیں وہ آگے تری نبوت کے
کریں ہیں امتی ہونے کا یا نبی اقرار

(قصائد قاسمی مطبع مجتبائی دہلی صفحہ ۵)

اندریں حالات یہ کہنا کہ امت میں نبی نہیں آسکتا کس قدر دور از حقیقت ہے۔

۱۶۔ خاکساری کا ایک نمونہ

حضرت مولوی محمد قاسم صاحب بانیٔ مدرسہ دیوبند نے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"مجھ کو بھی بمنزلہ ایک بھنگی کے سمجھئے غرض مجھ کو نہ دیکھئے اس کو دیکھئے کہ میں کس کے احکام سناتا ہوں۔"

(مباحثہ شاہجہان پور صفحہ ۱)

سچ ہے

؎ جو ہوتے ہیں کچھ کرتے ہیں عاجزی
کہ جھکتی ہے میوے سے ڈالی لدی

وہ علماء جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض متواضعانہ الفاظ پر اعتراض کیا کرتے ہیں وہ یہ الفاظ بھی پڑھیں۔

واٰخر دعوانا
ان الحمد للہ
رب العالمین

حضرت مولانا رحمت علی صاحب مرحوم مبلغ انڈونیشیا اور انکی اہلیہ صاحبہ مرحومہ کا ذکرِ خیر

(مکرم صالح الشبیبی المہدی صاحب انڈونیشین مبلغ اسلام مقیم انڈونیشیا)

چند دن ہوئے انڈونیشیا کی مرکزی جماعت کی طرف سے ایک سرکلر موصول ہوا جس میں یہ اطلاع تھی کہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مولانا رحمت علی صاحب مرحوم سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس افسوسناک خبر کو سنکر تمام احباب جماعت کو صدمہ پہنچا۔ ایک احمدی دوست یعنی اڈانگ حمید صاحب نے کہا گو مجھے ان سے ذاتی طور پر کوئی واقفیت نہیں مگر ان کی وفات کی خبر سنکر میں بہت متاثر ہوا ہوں اور مولانا رحمت علی صاحب مرحوم کی قربانیاں نظر کے سامنے آگئی ہیں بلکہ آپ کی بیگم صاحبہ نے بھی جو بہت بڑی قربانیاں کیں وہ بھی یاد آگئیں۔ مولانا صاحب مرحوم نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ ہمارے ملک میں ہی گزارا اور آپ اپنے اہل و عیال سے ہمیشہ جدا رہے تھے۔ ہمیں اس بات کا اندازہ ہے کہ جب کبھی ہمیں اپنے بال بچوں سے چند دنوں کے لئے بھی جدا رہنا پڑے تو کتنی تکلیف ہوتی ہے۔ مولانا صاحب نے اور آپ کی بیگم صاحبہ نے مجاہدانہ اور درویشانہ زندگی بسر کی۔

انڈونیشیا میں ہزاروں افراد کو انکی وفات سے صدمہ پہنچا ہے کیونکہ اس وسیع ملک میں ہزاروں افراد کو مولانا رحمت علی صاحب مرحوم کے ذریعے قبولِ حق کی توفیق ملی، آپ کی یاد تازہ رہتی ہے اور آپ کی قربانیاں زندہ ہیں۔ انڈونیشیا میں آج کوئی احمدی نہیں جسے مولانا صاحب کی قربانیوں اور آپ کے احسانات کا اعتراف نہ ہو اسلئے طبعی بات ہے کہ مولانا صاحب کی اہلیہ صاحبہ کی وفات ہمارے لئے بہت ہی صدمہ کا موجب بنی ہے۔

بہت سے انڈونیشین طالب علم جن کو قادیان میں اور ربوہ میں کافی عرصہ تک رہنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے مرحومہ سے ذاتی واقفیت رکھتے ہیں۔ بعد خاکسار کو چار پانچ انڈونیشین طلبہ کے ہمراہ ربوہ میں کئی سال تک رہنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ آپ نے ہم سب سے وہی سلوک کیا جو ایک ماں اپنے پیارے بچوں سے کر سکتی ہے۔ مرحومہ لاہور میں رہائش رکھتی تھیں مگر تقریباً ہر ماہ ربوہ آیا کرتی تھیں۔ کیونکہ حضور اقدس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے عرصہ تک دور رہنا برداشت نہیں کرتی تھیں آپ کی صاحبزادی بھی ربوہ میں رہائش رکھتی تھیں۔ خاکسار کبھی کبھی مع دو تین انڈونیشین طلبہ لاہور بھی جایا کرتا تھا۔ ہم ہمیشہ آپ کے پاس رہا کرتے تھے۔ جب ہم ان کے ہاں جاتے تو آپ بہت خوش ہوتی تھیں۔ آپ بہت ہی خدمت گزار اور مہمان نواز تھیں۔ جب آپ لاہور سے ربوہ آتیں تو ضرور کچھ نہ کچھ ہمارے لئے بھی لاتی تھیں۔ اور فرماتی تھیں کہ ایک ماں جب اپنے بچوں کے پاس جاتی ہے کبھی بھی خالی ہاتھ نہیں جاسکتی۔

مجھے آپ کی محبت۔ احسانات اور حسن سلوک ہمیشہ یاد رہتے ہیں مگر ایک واقعہ نے مجھ پر خاص اثر ڈالا۔ اس وقت تمام غیر ملکی طلبہ ربوہ میں ایک خاص جگہ رہتے تھے جو "غیر ملکی طلباء کا ہوسٹل" کے نام سے مشہور تھی۔ اس ہوسٹل میں مختلف اقوام اور ممالک کے طالب علم رہتے تھے۔ عرب۔ چین۔ برما۔ ترکی امریکہ۔ یورپ۔ سوڈان۔ مغربی افریقہ (غانا) انڈونیشیا۔ حبشہ وغیرہ کے طلبہ تھے۔ نہ صرف شکل اور زبان بالکل مختلف اور الگ الگ بلکہ رنگ بھی مختلف تھا۔ باہر کے لوگ جب ربوہ دیکھنے آتے تو وہ ضرور ہمیں بھی دیکھنے آتے ہم چار پانچ انڈونیشین طلبہ اسی ہوسٹل میں ہی مقیم تھے۔ گرمیوں کا موسم تھا۔ ایک رات عشاء کی نماز کے لئے مسجد گیا ہوا تھا تیز آندھی جاری تھی۔ جب میں مسجد سے واپس آیا تو انڈونیشین دوستوں نے میرے سامنے غالباً تین بڑی ڈبل روٹیاں اور دو سیر کے قریب گنڈیریاں رکھ دیں۔ میں دیکھ کر حیران ہو گیا کہ اس وقت یہ چیزیں کہاں سے آگئیں۔ دوستوں نے بتایا کہ بے بے دے گئی ہیں۔ (ہم آپ کو "بے بے" کے نام سے یاد کرتے تھے) میں نے کہا کہ اس وقت اس اندھیرے اور آندھی میں؟ دوستوں نے بتایا وہ لاہور کی بس سے اتری تھیں اور یہ چیزیں دے کر پھر اپنی صاحبزادی کے گھر گئی ہیں۔

جب میں انڈونیشین ایمبیسی نئی دہلی میں ملازم ہو گیا تو ہر سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جب مرحومہ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا تو وہ بہت خوش ہوتیں۔

آپ نے کتنی قربانی کی؟ یہ تو صرف خدا تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے انسان کو کیا طاقت ہے کہ وہ کسی کی قربانی کا صحیح اندازہ کر سکے۔ ظاہری لحاظ سے جو کچھ دیکھا اور محسوس کیا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی قربانی بہت ہی بڑی قربانی ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ مورخہ ۲۔ مئی ۱۹۵۲ء عصر کی نماز کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک (کچی مسجد پرانے ہسپتال کے نزدیک) میں برادرم لطف المنان صاحب ابن مولانا رحمت علی صاحب مرحوم کا خطبہ نکاح پڑھا۔ حضور نے مکرم مولانا رحمت علی صاحب مرحوم کی تبلیغی مساعی اور قربانیوں کا ذکر فرماتے ہوئے بتایا کہ ایک دن جب لطف المنان چھوٹا تھا تو وہ دوستوں کیساتھ کھیلنے کے بعد جب گھر واپس آیا تو اپنی اماں سے پوچھنے لگا کہ باپ کیا ہوتا ہے؟ کیونکہ اس کے دوست باپ کا نام لیتے ہیں اور اس بچے نے باپ کی شکل ہی نہ دیکھی تھی۔ حضور نے اس دن محترم مولانا رحمت علی صاحب مرحوم کو خالد بن ولید کے ساتھ تشبیہ دی تھی مولانا صاحب مرحوم سے میری پہلی ملاقات ۱۹۴۰ء میں ہوئی تھی اور اس کے بعد آہستہ آہستہ آپ سے ایسا تعلق ہوا کہ وہ آخری دم تک قائم رہا۔ وہ دن مجھے بخوبی یاد ہے جب آپ سے پہلی بار ملاقات ہوئی۔ آپ کی شہرت ملک بھر میں پھیل چکی تھی اور ہر ایک کو علم تھا کہ رحمت علی کون ہے۔ آپ کے متعلق جو تصور ہوتا تھا وہ بالکل اور تھا۔ اور وہ یہ ہوتا تھا کہ وہ کسی محل میں بڑی شان سے رہتے ہوں گے۔ پہلے میں نے ان احمدیوں کو دیکھا اور ان سے گفتگو کی جو کہ آپ کے شاگرد تھے۔ ان احمدیوں میں سے چند عرب دوست بھی تھے جو خاکسار کو تبلیغ بھی کرتے رہتے تھے۔ پھر آپ کی قیام گاہ پر پہنچا سب سے پہلے مکان دیکھا جس میں آپ مقیم تھے۔ چھوٹا سا مکان جو صرف معمولی ہی نہیں تھا بلکہ خستہ حالت میں تھا، چند کرسیاں نظر آئیں غالباً چھ یا سات عدد مگر شکل اور رنگ الگ الگ۔ ایک طرف ایک پلنگ تھا۔ ایک گھڑا۔ ایک گلاس وغیرہ۔ مولوی صاحب بہت ہی سادہ آدمی نظر آئے۔ سادہ لباس اور درویش صفت! ملنے اور مختصر گفتگو کے بعد میری درخواست پر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتاب "اعجاز احمدیہ" عاریۃً دی۔

سلسلہ کے مخالف لوگوں نے پہلے سے ہی احمدیوں سے خاص کر ان کے مبلغ رحمت علی صاحب سے دور رہنے کی تاکید کی تھی۔ کیونکہ آپ کے متعلق اکثر لوگوں کا خیال تھا کہ وہ انسان کو جادو (سحر) کر دیتے تھے۔ اس دن جب آپ سے پہلی ملاقات ہوئی جمعہ کا دن تھا۔ آپ نے خطبہ جمعہ دیا اور جمعہ کے بعد جب گھر کی طرف روانہ ہوا تو مجھے محسوس ہوا کہ مجھ پر بھی آپ نے جادو کر دیا ہے کیونکہ اس ملاقات کے بعد میرا تعلق سلسلہ عالیہ احمدیہ سے مضبوط اور مضبوط سے مضبوط تر ہوتا گیا یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کی سعادت نصیب ہوئی مولانا رحمت علی صاحب مرحوم کے ساتھ ایک ہی شہر یعنی جاکرتا میں رہنا تھا اس لئے آپ کے حالات سے اچھی طرح واقف ہوں۔ آپکی قربانیوں کا علم ہے۔ ۱۹۲۵ء سے لیکر ۱۹۵۰ء تک یعنی پچیس سال تک آپ نے جو جہاد کیا وہ بے نظیر تھا۔ اس عرصہ میں ہزاروں افراد سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حلقہ بگوش ہوئے۔ آپ نے کوئی دو یا اڑھائی درجن کتب انڈونیشین زبان میں تالیف کیں ان میں سے بعض چار چار صد صفحات پر مشتمل ہیں۔ ان کتابوں کی وجہ سے ہزاروں افراد احمدی ہوئے۔ جو قربانی مولانا صاحب مرحوم اور آپکی اہلیہ صاحبہ نے کی وہ قابلِ قدر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولانا صاحب مرحوم اور آپکی اہلیہ صاحبہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ مدارج بلند فرمائے اور انکی اولاد کو انکے صفاتِ حسنہ سے متصف فرمائے۔ خاکسار بلکہ تمام انڈونیشین احمدی اس غم و حزن میں ان کے صاحبزادوں

دین کے لئے زندگی وقف کرو

"اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔"

(حضرت مسیح موعودؑ)

مجالس خدام الاحمدیہ کی مختلف تربیتی کلاسیں

۱- ضلع ہزارہ

ضلع ہزارہ کی دوسری سالانہ تربیتی کلاس تین روز تک مسجد احمدیہ ایبٹ آباد میں منعقد ہوئی۔ اس کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے فرمایا۔ پہلے اجلاس میں مکرم قریشی محمد اسد اللہ صاحب کاشمیری مربی سلسلہ، مکرم شیخ عبد القادر صاحب اور محترم جناب شمس الدین خاں صاحب امیر صوبائی نے تقاریر کیں۔ دوسرا اجلاس اگلے روز محترم مولوی محمد عرفان صاحب امیر ضلع کی صدارت میں ہوا۔ اس میں مکرم محمد منیر صاحب ایم۔اے۔ مکرم حکیم عبد الواحد خان صاحب اور قریشی محمد اسد اللہ صاحب کاشمیری نے تقاریر کیں۔ اگلے روز جمعہ کا خطبہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے ارشاد فرمایا۔ آخری اجلاس میں قائد صاحب مقامی کی رپورٹ کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے نہایت محبت بھرے اور پُر درد لہجے میں احباب کو مناسب حال دلنشین نصائح سے نوازا۔ ایک پُر سوز لمبی دعا کے بعد کلاس اختتام پذیر ہوئی۔

۲- پشاور

پشاور کی سات روزہ تربیتی کلاس کا افتتاح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی حضرت مولوی محمد جی صاحب نے فرمایا۔ کلاس کے دوران نماز باترجمہ۔ سورہ الحجرات باترجمہ بعض احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھائی گئیں۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے اردو، عربی اور فارسی کے اشعار خدام کو زبانی یاد کروائے گئے۔ اس کلاس سے مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد۔ مکرم ڈاکٹر غلام اللہ صاحب۔ پروفیسر مرزا منظور احمد صاحب، حافظ محمد اعظم صاحب نسیم اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ کلاس میں حاضری بفضلہ تعالیٰ تسلی بخش رہی۔

۳- لائل پور

مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور کی سالانہ سہ روزہ تربیتی کلاس ۴ ستمبر کو مسجد احمدیہ لائل پور میں منعقد ہوئی۔ افتتاح محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لائل پور نے فرمایا۔ آپ کی افتتاحی تقریر کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل نے "اسلامی معاشرہ" کے موضوع پر اظہار خیال فرمایا۔ دوسرے اجلاسوں میں مکرم خالد بشیر صاحب بی اے ایل ایل بی۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب، مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی۔ مکرم سید مشتاق احمد صاحب ہاشمی قائد ضلع۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قمر۔ مکرم رانا خالد سیف اللہ صاحب۔ مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب، مکرم رانا منظور احمد صاحب قائد علاقائی۔ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف، مکرم شیخ محمد اکرم صاحب اور محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے مختلف موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔

کلاس کے دوسرے روز محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے تشریف لا کر خدام کو ایک بصیرت افروز خطاب سے نوازا۔ آپ نے خدام کو قیمتی نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ سے لَو لگانے کا زمانہ جوانی کا زمانہ ہوتا ہے۔ اس لئے تم اپنے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت کو راسخ کر لو اور اسی کی حکومت کو دلوں میں قائم کرو۔ اور ایسے اعمال بجالاؤ جن سے ثابت ہو جائے کہ اسلام کی تعلیمات پر چل کر حقیقی اور ابدی راحت میسر آتی ہے۔ الحمد للہ کہ یہ کلاس ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہی۔

۴- ضلع لاہور

ضلع لاہور میں بھلیر، شمس آباد اور ہانڈو گوجر کے مقامات پر تین ہفت روزہ کلاسیں منعقد کی گئیں۔ ان میں تدریس کے فرائض مکرم عبد الغفار صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے ادا کئے۔ الحمد للہ کہ خدام بڑے شوق سے ان کلاسوں میں شرکت کرتے رہے۔ کلاس کے دوران خدام نے ایک ایک روز پیغام حق پہنچانے کے لئے بھی وقف کیا۔ وقار عمل اور خدمت خلق کا کام بھی کیا گیا۔ نمازوں کے بعد درس قرآن مجید، حدیث کا درس جاری رہا۔ خدام کو مختلف مذہبی مسائل سے متعارف کرایا گیا۔

۵- گوجرانوالہ

مجلس خدام الاحمدیہ کی چھٹی سہ روزہ تربیتی کلاس ۱۸ ستمبر سے شروع ہوئی۔ کلاس کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے فرمایا۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ نے کلاس کے خدام کے نام ایک قیمتی پیغام ارسال فرمایا ؎؎

کتاب "تفہیمات ربانیہ" کے متعلق

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی رائے

میرے محترم جناب ابو العطاء صاحب کی تصنیف لطیف "تفہیمات ربانیہ" پہلی بار دسمبر ۱۹۳۰ء میں بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان کی طرف سے شائع ہوئی تھی۔ خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام "تفہیمات ربانیہ" رکھا تھا۔ اس کتاب میں خدا تعالیٰ کے عطاء کردہ فہم سے مخالفین کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ ایسی کتب جماعت کے نوجوانوں اور نو مبائعین کے لئے بہت ضروری اور مفید ہیں۔ اب اس کا نیا ایڈیشن شائع ہو رہا ہے۔ اس کی افادیت ظاہر ہے۔ دوستوں کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور اس کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ فقط خاکسار

احقر العباد ناصر احمد ۱۶/۱۰/۶۲

ضروری اعلان برائے انسپکٹران تحریک جدید

انسپکٹران تحریک جدید جو اس وقت مغربی پاکستان کی جماعتوں میں دورہ کر رہے ہیں کو ہدایت بھجوائی گئی تھی کہ وہ انصار اللہ کے اجتماع سے دو دن قبل مرکز میں پہنچ جائیں اب جبکہ انصار اللہ کا اجتماع ملتوی ہو گیا ہے تو یہ قیاس نہ کر لیا جائے کہ مرکز میں مقررہ تاریخ پر پہنچنا ضروری نہیں رہا بلکہ اب بھی مرکز میں ۲۸ اکتوبر تک پہنچنے کی ہدایت قائم ہے۔ کیونکہ یکم نومبر کو تحریک جدید کا نیا سال شروع ہونے والا ہے۔ انسپکٹران تحریک جدید نوٹ کر لیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

دعائے نعم البدل

(۱) - غلام رسول صاحب کا بچہ بعمر ۳ سال ۱۱ اکتوبر کو وفات پا گیا ہے۔ احباب دعائے نعم البدل فرمائیں۔

(۲) مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ولد چودھری محمد ابراہیم صاحب ممبر جماعت احمدیہ عزیز پور ڈگری ضلع سیالکوٹ کی پہلی بچی طلعت بیگم بعمر ۱/۲ ۴ ماہ ۱۰ اکتوبر ۶۲ء کو فوت ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے اور انہیں نعم البدل عطا فرمائے۔

درخواستہائے دعا

٭ والدہ صاحبہ ملک محمد صفی اللہ صاحب جناح ہسپتال کراچی میں داخل ہیں۔ موتیہ کا اپریشن ہوا ہے۔ انکی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ٭ بشارت احمد صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ہمشیرہ بشریٰ بیگم صاحبہ سخت بیمار ہیں نیز وہ خود بھی پریشانیوں میں مبتلا ہیں ٭ محمد تقی صاحب حویلی کابلی مل لاہور تین سال سے بیمار ہیں۔ اور پریشان ہیں۔ ٭ صوفی منور احمد صاحب گوجرانوالہ کی والدہ محترمہ، خالہ اور ہمشیرگان بیمار ہیں۔ ٭ میاں محمد صادق صاحب پنشنر بھیرہ چار ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان سب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ ٭ اقبال مصطفیٰ صاحب کاہلوں محکمانہ ٹریننگ کے لئے امریکہ جا رہے ہیں۔ ان کی صحت و سلامتی اور کامیاب واپسی کے لئے دعا فرمائیں۔ ٭ حکیم محمد نصر اللہ صاحب شاہدرہ ٹاؤن لاہور کو کاروبار میں بہت نقصان ہوا ہے۔ احباب دعا فرما دیں اللہ تعالیٰ اس کی تلافی فرمائے ٭ مکرم شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریر فرماتے ہیں کہ احباب ارشد مقصود صاحب اور فیاض محمود صاحب (جو جامعہ میں داخل ہیں)، کی دینی و دنیوی ترقی کے لئے دعا فرمائیں ٭ منظفر احمد صاحب ظفر ابن شیخ محمد احمد صاحب ایک امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔

؎؎ - جو کلاس کے دوران پڑھ کر سنایا گیا۔ مرکز سے محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل، مکرم مہدی محمد حسین صاحب۔ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر اور مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے تشریف لا کر کلاس سے خطاب فرمایا۔ خدام کے مختلف ورزشی اور علمی مقابلے ہوئے۔ اطفال کے بھی بعض مقابلے ہوئے۔ امتیاز حاصل کرنے والے خدام و اطفال کو انعامات دیئے گئے۔ مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب ایم بی بی ایس نے صحت جسمانی کے بارہ میں مفید تقریر کی۔ کلاس میں حاضری بہت خوشکن رہی۔

(نائب مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مطب حکیم محمد شفیع ممتاز الاطباء
زنانہ اور مردانہ امراض کا
کامیاب علاج
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

• ماسکو ۲۱ر اکتوبر ۔ روس کی کمیونسٹ پارٹی کے نئے فرسٹ سیکرٹری مسٹر برزنیف نے کل یہاں روس کی نئی پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ ہم پُر امن بقائے باہمی، تخفیف اسلحہ اور کمیونسٹ پارٹی میں مساوات کی پالیسی پر عمل کریں گے۔ مسٹر برزنیف مسٹر خروشچیف کی برطرفی کے بعد پہلی مرتبہ ریڈ سکوئر کے استقبالیہ میں تقریر کر رہے تھے جو ان تین خلائی مسافروں کے اعزاز میں دیا گیا تھا جن کو حال ہی میں دوسرے خلائی جہاز کے ذریعے فضا میں پھینکا گیا تھا۔

انہوں نے تقریر میں مسٹر خروشیف کی برطرفی کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ مسٹر برزنیف نے دس منٹ کی تقریر میں کہا کہ ہماری پارٹی لینن کے اصولوں پر عمل کرے گی۔ ہماری داخلی اور خارجی پالیسی ان ہی اصولوں کے مطابق ہو گی۔ جن کا ہم کمیونسٹ پارٹیوں کی بیسویں، اکیسویں اور بائیسویں کانگریس میں اظہار کر چکے ہیں۔

• لنڈن ۲۱ر اکتوبر ۔ روس اور دوسرے کمیونسٹ ملکوں کے معاملات کے ممتاز پروفیسر آئزک ڈیوشے نے کہا ہے کہ بھارت کے وزیر اعظم لال بہادر شاستری کو اب روس سے اسلحہ کی وہ بے پناہ امداد نہیں مل سکے گی۔ جس کا وعدہ سابق وزیر اعظم نکیتا خروشیف نے کیا تھا۔ اور اب مسٹر شاستری کو روسی جنگی امداد کے معاہدے پر زیادہ بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے

پروفیسر آئزک ڈیوشے نے جو سٹالن اور ٹراٹسکی کی سوانح حیات کے مصنف ہیں ۔ سنڈے ٹیلی گراف میں ایک مضمون میں روسی قیادت کی حالیہ تبدیلیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس بات میں اب کوئی شبہ نہیں رہا ۔ کہ نکیتا خروشیف کے زوال کے اسباب میں سے سب سے بڑا سبب ان کی چین دشمنی ہی تھی ۔ اور یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ چین کے ایٹم بم کا سب سے پہلا شکار خروشیف ہوئے ہیں۔

پروفیسر ڈیوشے نے خیال ظاہر کیا ہے کہ روس کے نئے وزیر اعظم کوسیجن اور پارٹی لیڈر مسٹر برزنیف عنقریب چین سے خوشگوار تعلقات کے قیام کی مہم شروع کر دیں گے۔

• نئی دہلی ۲۱ر اکتوبر ۔ نئی دہلی میں اس قسم کے واضح آثار موجود ہیں کہ بھارت عنقریب ایٹم بم بنانے کا اعلان کر دے گا۔ وزیر اعظم شاستری نے کل رات کہا کہ چین کے ایٹمی دھماکہ نے ہمارے لئے گہری تشویش پیدا کر دی ہے اور ہمیں اس واقعہ کی اہمیت کے لحاظ سے اس کا نوٹس لینا ضروری ہو گیا ہے۔ انہوں نے کل قومی سلامتی کے دن کے موقعہ پر قوم کے نام اپنی تقریر میں کہا کہ چین کے ایٹمی تجربہ نے سارے براعظم ایشیا کے لئے خطرہ پیدا کر دیا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چین خود کو ایک مہیب طاقت میں تبدیل کر کے ساری دنیا کو خدشات میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔

• ٹوکیو ۲۱ر اکتوبر (آل انڈیا ریڈیو) ٹوکیو میں امریکی ذرائع نے بتایا ہے کہ چین کے ایٹمی دھماکہ سے جنوبی کوریا، جاپان اور دوسرے ہمسایہ ممالک تابکاری کی زد میں آ گئے ہیں۔

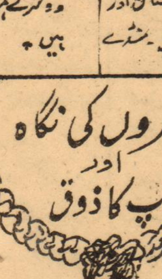

فون نمبر ۶۲۲۳۲ فرحت علی جیولرز ۳۹ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

اعلانِ نکاح

میرے بڑے بھائی جان محترم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس DEMONSETRAITOR ڈو میڈیکل کالج کراچی ابن ڈاکٹر مبارک احمد صاحب پشاور کا نکاح نعیمہ اختر صاحبہ B.SC بنت محترم شیخ محمد رمضان صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے بعوض مبلغ آٹھ ہزار روپیہ حق مہر، محترم مولوی چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ نے بعد از نماز عصر مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۶۴ء بروز جمعرات مسجد احمدیہ پشاور شہر میں پڑھا۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجب برکت مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

(گلزار احمد ابن ڈاکٹر مبارک احمد صاحب پشاور)

اعلانِ نکاح و رخصتانہ

مورخہ ۱۵ر اکتوبر ۱۹۶۴ء کو محترم خواجہ عبد الواحد عبد الرحمٰن صاحبان کمیشن ایجنٹس گوجر خان ضلع راولپنڈی کی ہمشیرہ عزیزہ صدیقہ بیگم صاحبہ بنت محترم خواجہ عبد الصمد صاحب کے نکاح اور رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ ان کا نکاح عزیز مکرم ناصر احمد صاحب ابن شیخ فضل محمد صاحب آف اوکاڑہ کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر خاکسار نے پڑھا۔ برات صبح اوکاڑہ سے آئی تھی اور اسی روز بذریعہ بس واپس چلی گئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے برکت اور رحمت کا موجب بنائے۔ آمین

(خاکسار محمد شفیع اشرف ۔ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ضلع راولپنڈی)

مطبوعات ادارہ ریویو

۱۔ ام الالسنہ (انگریزی) } مصنفہ شیخ محمد احمد صاحب مظہر دس روپے صرف

۲۔ اسلام اور موجودہ زمانہ کا چیلنج (انگریزی) } مصنفہ صوفی عبد الغفور صاحب قیمت ایک روپیہ صرف

۳۔ حضرت مسیح موعودؑ کے اشعار کا انگریزی ترجمہ } مترجم صوفی عبد القدیر صاحب نیاز (زیر طبع)

۴۔ حضرت خلیفہ ثانی ایدہ کے مضمون رحمۃ للعالمین کا انگریزی ترجمہ } (زیر طبع)
مترجم صوفی عبد القدیر صاحب نیاز

۵۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کے رسالہ انسانِ کامل کا انگریزی ترجمہ }
مترجم جناب پیر صلاح الدین صاحب قیمت ۶ آنے

نوٹ:۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ

ریویو آف ریلیجنز ـــــــ ربوہ

اکسیر اولاد نرینہ مجرب دوا اولاد نرینہ کے لئے
قیمت مکمل کورس پندرہ روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

اسلام موجودہ دور کے اہم ترین مطالبوں کو پورا کرنے کی اہلیت رکھتا ہے

اس نے مساوات انسانی کی نہ صرف تعلیم دی ہے بلکہ اس پر عمل بھی کرا کے دکھایا ہے

برطانوی فلسفی و مورخ پروفیسر ٹوئن بی کی طرف سے اسلام کی فضیلت کا واضح اعتراف

جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں اسلام مشرق و مغرب کے ہر ملک میں تیز رفتاری سے پھیل رہا ہے اور اس کے بالمقابل عیسائیت ہے کہ ہر خطہ اور علاقہ میں پسپا ہو رہی ہے جدھر بھی نگاہ اٹھا کر دیکھو ہر طرف ایک نئی زمین اور نیا آسمان تعمیر ہو رہا ہے حتےٰ کہ مغرب کے عیسائی دانشور جو پہلے اسلام کو مطعون کرنے میں پیش پیش تھے اب بدلائل یہ ثابت کر رہے ہیں کہ اسلام زمانہ جدید کے چیلنج کو قبول کرنے کی پوری اہلیت رکھتا ہے مغرب کے ایسے ہی نامور دانشوروں میں سے جنہوں نے اسلام کی فضیلت اور برتری کا برملا اعتراف کیا ہے ایک مشہور و معروف برطانوی فلسفی و مورخ پروفیسر آرنلڈ جے ٹوئن بی بھی ہیں۔ ان کے مضامین تمام دنیا میں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے اور پڑھے جاتے ہیں انہوں نے اپنے ایک مضمون میں واضح کیا ہے کہ اسلام موجودہ دور کے اہم ترین مطالبوں کو پورا کرنے کی اہلیت رکھتا ہے ان کا کہنا یہ ہے کہ طبقاتی مساوات اور معیار زندگی کی بلندی اس دور کے دو اہم ترین مطالبے ہیں۔ ہر جگہ اور ہر سطح پر ان کا مطالبہ کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس نے نہ صرف مساوات کی تعلیم دی ہے بلکہ اپنے ماننے والوں سے اس پر عمل بھی کرا کے دکھایا ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

"اگر دیکھا جائے تو موجودہ دور کے سب سے زیادہ وسیع الاثر اور سب سے زیادہ پُرزور مطالبے دو ہی ہیں اول طبقاتی مساوات دوم معیار زندگی کی بلندی اس میں روحانی اور مادی دونوں لحاظ سے معیار کی برتری شامل ہے۔

ان میں سے جہاں تک مساوات کا تعلق ہے یہ اس دور کا سب سے زیادہ اہم اور سب سے زیادہ پرزور مطالبہ ہے اور وہ اس لحاظ سے کہ جب دوسرے مطالبات اس سے ٹکراتے ہیں تو یہ ان سب پر سبقت لے جاتا ہے۔ مراد یہ کہ جب بھی لوگوں کے سامنے ان کی سماجی و ثقافتی بہبود اور ان کے سیاسی مقاصد میں تقابل کی کیفیت رونما ہوتی ہے تو وہ ہمیشہ سیاسی مقاصد کے حصول کو ہی منتخب کرتے ہیں۔ جدھر بھی جاؤ مساوات کا سیاسی مطالبہ ہر جگہ کام کرتا دکھائی دیتا ہے ملکی سطح پر دیکھو تو ہر ملک میں مختلف طبقات کے درمیان مساوات کا مطالبہ موجود ہے عالمی سطح پر دیکھو تو مختلف نسلوں اور تہذیبی نظاموں کے مابین مساوات کا مطالبہ ہو رہا ہے اور ان سب سے بڑھ کر یہ کہ ایک طرف بنی نوع انسان کی غیر مغربی اکثریت اور دوسری طرف مغربی اقلیت کے درمیان مساوات کے مطالبہ کی ایک رو چلی ہوئی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مغربی اقوام اقلیت میں ہونے کے باوجود دنیا پر چھائی ہوئی ہیں۔

ہماری (یعنی مغربی عیسائی اقوام کی جو نافل) یادداشت کی رو سے تو سب سے پہلے انقلاب فرانس کے دوران مساوات اور اخوت کے مطالبہ نے ایک عوامی نعرے کی صورت اختیار کی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس سے بھی ایک ہزار سال پہلے اسلام ان دونوں باتوں کو رائج کر کے اور اپنے ماننے والوں سے ان پر عمل کرا کے دکھا چکا تھا۔ لفظ "اسلام" کے معنے ہیں فرمانبرداری اختیار کرنا۔ اس سے مراد خدا کی فرمانبرداری ہے کسی انسان کی نہیں۔ ان معنوں کی رو سے بلا استثناء کہ طور پر سب کا خدا کی فرمانبرداری اختیار کرنا (اس خدا کی جسے مسلمان وحدہٗ لاشریک لہٗ مانتے ہیں) تمام مسلمانوں کو یہ باور کرائے بغیر نہیں رہتا کہ وہ آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اسلام یہودیت کی طرح اس بات پر ایمان لانا ہی نہیں سکھاتا کہ خدا واحد ہے بلکہ وہ یہ بھی تعلیم دیتا ہے کہ وہ وحدہ لاشریک اپنے بندوں پر بے انتہا مہربان اور ان سے بے انتہا محبت کرنے والا ہے۔ خدا کے بارہ میں اس عقیدہ کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ اس کی پرستش کرنے والے بھی آپس میں ایک دوسرے سے محبت کریں اور ایک دوسرے کو سگے بھائیوں کی طرح سمجھیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی اخوت کا احساس نسلی احساسات پر غالب آجاتا ہے۔

(پاکستان ٹائمز ۱۵؍اگست ۱۹۶۱ء)

پاکستان کے عوام مخالف جماعتوں کے فریب میں نہیں آئیں گے

بہاول پور میں دو لاکھ افراد کے عظیم اجتماع سے صدر ایوب کا خطاب

بہاول پور ۲۲؍اکتوبر۔ صدر محمد ایوب خان نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شاید مشرقی پاکستان کے عوام ان لوگوں کے دام فریب میں آجائیں لیکن میں نے مشرقی پاکستان کے عوام کو گزشتہ ۶ سال میں بہت قریب سے دیکھا ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ سچے مسلمان ہیں اور نظریہ پاکستان پر یقین رکھتے ہیں اس لئے وہ مخالف جماعتوں کے فریب میں نہیں آئیں گے صدر ایوب نے اپیل کی کہ وہ حزب مخالف کے جھوٹے نعروں سے ہوشیار رہیں اور آئندہ انتخابات میں انہیں لوگوں کو منتخب کریں جو دیانتدار اور محب وطن ہوں۔ صدر ایوب بہاول پور اسٹیڈیم کی گراؤنڈ میں دو لاکھ افراد کے عظیم اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔

جلسہ گاہ میں پہنچنے سے پہلے ریلوے سٹیشن پر ہزاروں لوگوں نے صدر ایوب کا پرجوش استقبال کیا اور فضا صدر ایوب زندہ باد اور "پاکستان پائندہ باد" اور مسلم لیگ زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ سٹیشن سے بہاولپور سٹیڈیم تک پانچ میل لمبے راستے تک ہزاروں مرد عورتیں اور بچے صدر ایوب کے خیر مقدم کے لئے دو رویہ کھڑے تھے۔ راستے کو رنگا رنگ جھنڈیوں، قوسی پرچموں اور آرائشی محرابوں سے سجایا گیا تھا۔ لوگوں نے صدر کی کار پر پھول برسائے۔

صدر ایوب نے کہا کہ ابتداء میں "متحدہ ہندوستان" اور متحدہ بنگال کے نعرے لگائے گئے تھے۔ بعض لوگ اب تک اس راہ میں سرگرم عمل ہیں لیکن مسلم لیگ لوگوں کو ان عناصر کے برے عزائم سے آگاہ کرنے کی برابر کوشش کر رہی ہے صدر مملکت نے کہا کہ یاد رکھو اگر مرکز کمزور ہو گیا تو افسوسناک صورت حال کے نتائج کا پہلا شکار مشرقی پاکستان ہو گا۔ لیکن بہرحال مجھے یقین ہے کہ مشرقی پاکستان کے لوگ اب بیدار ہو چکے ہیں اور انہیں یہ احساس ہو گیا ہے کہ ان کا مفاد کس بات میں ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ صحیح فیصلہ کریں گے۔ اور ان لوگوں کی حمایت کریں گے جن کا مقصد ملک کا استحکام اور سلامتی ہے۔

● نئی دہلی ۲۲؍اکتوبر نئی دہلی کے ایک گھریلو ملازم ترلوک ناتھ کو اس الزام میں تین ماہ کی قید سخت کی سزا دی گئی ہے کہ اس نے بھارتی وزیر اعظم کو ایک خط کے ذریعے قتل کرنے کی دھمکی دی تھی۔

دو تین ماہ کے اندر متعدد اشیاء کی قیمتیں کم ہو جائیں گی (شعیب)

مستقبل قریب میں قیمتوں کے پورے مسئلے کا جائزہ لیا جائے گا

راولپنڈی ۲۲؍اکتوبر۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے کہا ہے کہ عام استعمال کی متعدد اشیاء کی قیمتیں دو سے تین ماہ کے اندر گرنی شروع ہو جائیں گی۔ انہوں نے کہا حالات کا رخ کچھ اس قسم کا ہے کہ جنوری کے آخر یا فروری کے شروع میں چینی سیمنٹ، اونی کپڑے اور دوسری متعدد اشیاء استعمال کی قیمتوں میں لازماً نمایاں کمی شروع ہو جائے گی۔ مسٹر شعیب نے کہا کہ قیمتوں میں متوقع کمی کی وجہ یہ ہے کہ موجودہ درآمدی مدت کے لئے فراخدلانہ درآمدی پالیسی اختیار کی گئی ہے اور اس کے نتائج اس وقت تک ظاہر ہوں گے۔

مسٹر شعیب نے وعدہ کیا کہ وہ مستقبل قریب میں قیمتوں کے پورے مسئلے کا جائزہ لیں گے تاہم قیمتوں میں اضافہ کے باوجود ہر شخص کا معیار زندگی پہلے کی نسبت بہتر ہو گیا ہے۔

اولمپک ہاکی کا آخری مقابلہ

پاکستان اور ہندوستان میں ہو گا

ٹوکیو ۲۲؍اکتوبر۔ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان ہاکی کا فائنل مقابلہ ۲۳؍اکتوبر کو ہو گا۔ کل سیمی فائنل میں دونوں ملکوں کی ٹیمیں اپنے حریفوں کو ہرانے میں کامیاب ہو گئی ہیں پاکستان کا مقابلہ سپین کی ٹیم سے ہوا جس نے اسے بڑی آسانی سے تین گول سے ہرا دیا۔ سپین کی ٹیم کوئی گول نہ کر سکی۔ پاکستان کی طرف سے منیر ڈار نے دو اور اسد نے ایک گول کیا۔ کل کا دوسرا اہم مقابلہ ہندوستان اور آسٹریلیا کے درمیان تھا۔ جس میں ہندوستان کی ٹیم ایک کے مقابلے میں تین گول سے جیت گئی۔